

(ب) تعارفِ قرآن مجید

قرآن مجید کی تدوین اور اس کی حفاظت

حاصلاتِ تعلُّم

اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ

- قرآن مجید کی حفاظت کے بارے میں جان سکیں۔
- قرآن مجید کی جمع و تدوین کے مراحل کے بارے میں جان سکیں۔
- قرآن مجید کو ہدایت کا سرچشمہ مانتے ہوئے اس کی تعلیمات پر عمل پیرا ہو سکیں۔
- قرآن مجید کی عالم گیریت کو سمجھ سکیں۔
- نبی کریم ﷺ کے دور میں قرآن مجید کی تدوین کے طریقہ کار کا جائزہ لے سکیں۔

لفظ قرآن ”قِرَاءَةٌ“ سے ہے جس کے معنی پڑھنے کے ہیں، چوں کہ قرآن مجید ایسی واحد کتاب ہے جو دنیا میں سب سے زیادہ پڑھی جاتی ہے، اس لیے اسے قرآن کہا جاتا ہے۔ قرآن مجید اللہ تعالیٰ کی آخری کتاب ہے، جو اس نے اپنے آخری نبی حضرت محمد رسول اللہ ﷺ پر نازل فرمائی۔ یہ اللہ تعالیٰ کا کلام ہے جو اللہ تعالیٰ کے مقرب فرشتے حضرت جبریل علیہ السلام کے ذریعے سے نازل ہوا۔ قرآن مجید کو اللہ تعالیٰ نے تقریباً تین (23) سال کے عرصے میں آہستہ آہستہ حالات و واقعات اور ضرورت کے مطابق نازل فرمایا۔ یہ کتاب قیامت تک آنے والے انسانوں کے لیے رشد و ہدایت اور راہ نمائی کا ذریعہ ہے۔ یہ قرآن مجید کا معجزہ ہے کہ اسے پڑھنے والا اکتاہٹ کا شکار نہیں ہوتا بلکہ اسے ہر لمحہ نئی لذت اور سرور حاصل ہوتا ہے۔

محفوظ ترین کتاب

قرآن مجید کی حقانیت کی یہ دلیل ہے کہ اس کا ایک ایک حرف چودہ صدیاں گزرنے کے باوجود بھی محفوظ ہے۔ قرآن مجید کے الفاظ کی طرح اس میں بیان کی گئی معلومات بھی قرآن مجید کے اعجاز کی دلیل ہیں۔ قرآن مجید دنیا کی وہ واحد کتاب ہے جو آج تک اسی طرح محفوظ ہے جس طرح نازل ہوئی تھی۔ قرآن مجید قیامت تک آنے والے انسانوں کے لیے ہدایت اور راہ نمائی کا ذریعہ ہے، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اس کی حفاظت کا ذمہ لیتے ہوئے ارشاد فرمایا:

إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ ﴿۹﴾ (سُورَةُ الْحَجَرِ: 9)

ترجمہ: بے شک ہم ہی نے (اس) ذکر (قرآن) کو نازل فرمایا ہے اور بے شک ہم ہی اس کی ضرور حفاظت فرمانے والے ہیں۔

قرآن مجید کی عالم گیریت

قرآن مجید اللہ تعالیٰ کی آخری اور عالم گیر کتاب ہے، جس طرح نبی کریم ﷺ خاتم النبیین ﷺ اللہ تعالیٰ کے آخری نبی ہیں اور آپ کی

رسالت تمام جہانوں کے لیے ہے، اسی طرح آپ ﷺ پر نازل ہونے والی کتاب بھی تمام بنی نوع انسان کے لیے رشد و ہدایت کا سرچشمہ ہے۔ قرآن مجید کسی خاص قوم یا وقت کے لیے نہیں بلکہ قیامت تک کے تمام انسانوں کے لیے راہ نمائی کا ذریعہ ہے۔

عہد رسالت میں جمع وتدوین قرآن مجید

نبی کریم ﷺ کی حیات طیبہ میں ہی اکثر صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو قرآن مجید زبانی یاد تھا۔ نبی کریم ﷺ نے قرآن مجید کے نزول کے فوراً بعد قرآنی آیات کو لکھوانے کا خصوصی اہتمام فرماتے تھے۔ نبی کریم ﷺ کی حیات طیبہ ہی میں مکمل قرآن مجید لکھا جا چکا تھا۔ عہد رسالت ہی میں قرآن مجید عموماً پتھر کی ان سلوں، چمڑے، کھجور کی چھال اور اونٹ کے شانے کی ایسی ہڈیوں پر لکھا جاتا تھا جو خاص اسی مقصد کے لیے تیار کی جاتی تھیں۔ یوں قرآن مجید عہد نبوی ہی میں مکمل حفظ ہونے کے ساتھ ساتھ مختلف جگہوں پر لکھا ہوا موجود تھا۔

عہد صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں جمع وتدوین قرآن مجید

نبی کریم ﷺ کی زندگی میں اگرچہ قرآن مجید مکمل کتابی شکل میں موجود تھا، تاہم حکومتی سرپرستی میں قرآن مجید کی نشر و اشاعت کا آغاز نہیں ہوا تھا۔ قرآن مجید کو سرکاری سرپرستی میں جمع کرنے کی ضرورت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور خلافت میں اس وقت محسوس ہوئی جب جنگ یمامہ میں قرآن مجید کے سیکڑوں حفاظ کرام شہید ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ کی مدد سے مسلمانوں کو اس جنگ میں فتح نصیب ہوئی، تاہم اس وقت یہ محسوس کیا گیا کہ اگر مستقبل میں اسی طرح حفاظ کرام شہید ہوتے رہے تو ہمیں قرآن مجید کا کوئی حصہ ضائع نہ ہو جائے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور دیگر جلیل القدر صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے مشورے سے قرآن مجید کی جمع وتدوین کا آغاز کیا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے مشورے سے مشہور قاری قرآن حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اس عظیم کام کی تکمیل کے لیے منتخب کیا۔

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ عہد رسالت میں وحی کی کتابت کا فریضہ انجام دیا کرتے تھے۔ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سربراہی میں قائم کمیٹی نے مسلسل اور انتہائی محنت سے قرآن مجید کو ایک مصحف کی صورت میں جمع کیا۔ قرآن مجید کا یہ نسخہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس موجود رہا جو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات کے بعد حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو منتقل ہوا اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کے بعد ائمہ المؤمنین حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی تحویل میں آ گیا۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہد خلافت میں جب مختلف قراءتوں اور لہجوں میں قرآن مجید کی تلاوت پر اختلاف پیدا ہوا تو انھوں نے ائمہ المؤمنین حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے نسخے کی مختلف نقلیں تیار کر کے مختلف صوبوں کو بھیجوا دیں اور سب مسلمانوں کو ایک قراءت پر متحد کر دیا۔

مشق

1- درست جواب کا انتخاب کریں:

(i) لفظ قرآن کا معنی ہے:

- | | |
|-----------------------------------|------------------------------------|
| (الف) کثرت سے پڑھی جانے والی کتاب | (ب) صبح کے وقت پڑھی جانے والی کتاب |
| (ج) محفوظ کتاب | (د) آخری کتاب |

(ii) تمام مسلمانوں کو ایک قراءت اور لہجے پر متفق کرنے والی شخصیت ہیں:

- (الف) حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ
(ب) حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
(ج) حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم
(د) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(iii) کس جنگ میں قرآن مجید کے حفاظ کرام کثیر تعداد میں شہید ہوئے؟

- (الف) جنگ یمامہ
(ب) جنگ یرموک
(ج) جنگ قادسیہ
(د) جنگ جمل

(iv) حکومتی سرپرستی میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف سے قرآن مجید کی جمع و تدوین کے لیے سربراہ مقرر کیے گئے:

- (الف) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ
(ب) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ
(ج) حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ
(د) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما

(v) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور میں جمع کیا جانے والا قرآن مجید کا نسخہ کن کے پاس موجود تھا؟

- (الف) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا
(ب) حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا
(ج) حضرت اُم سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا
(د) حضرت اُم حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

2- مختصر جواب دیں:

- (i) قرآن مجید کا مختصر تعارف قلم بند کریں۔
(ii) قرآن مجید ایک عالم گیر کتاب ہے۔ وضاحت کریں۔
(iii) قرآن مجید کے قیامت تک کے لیے محفوظ ہونے کی وجہ بیان کریں۔
(iv) قرآن مجید کا اعجاز تحریر کریں۔
(v) عہد رسالت میں تدوین قرآن مجید کی وضاحت کریں۔

3- تفصیلی جواب دیں:

- (i) عہد صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں جمع و تدوین قرآن مجید کے احوال بیان کریں۔

سرگرمیاں برائے طلبہ

- ✽ کمر جماعت میں اعجاز القرآن کے حوالے سے ذہنی آزمائش کے مقابلے کا اہتمام کریں۔
✽ جمع و تدوین قرآن کے مختلف مراحل کو چارٹ پر لکھ کر کمر جماعت میں آویزاں کریں۔

برائے اساتذہ کرام

- ✽ طلبہ کو قرآن مجید کے اعجاز کے بارے میں معلومات فراہم کریں۔
✽ کمر جماعت میں قرآن مجید کی جمع و تدوین کے مختلف مراحل کے بنیادی نکات کے بارے میں گروپ کی صورت میں کام کروائیں۔

ایمانیات و عبادات

باب دوم

(الف) ایمانیات

(1) عقیدہ توحید

حاصلاتِ تعلُّم

اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ

- توحید کا معنی و مفہوم، فرضیت و اہمیت بیان کر سکیں۔
- قرآن و سنت کی روشنی میں توحید کی اقسام جان سکیں۔
- شرک کا معنی و مفہوم جان سکیں۔
- شرک کی بنیادی اقسام کے بارے میں آگاہی حاصل کر سکیں۔
- عملی زندگی میں توحید کے اثرات اور شرک کے نقصانات کا ادراک کر سکیں۔
- عقیدہ توحید سے واقفیت حاصل کر کے صرف اللہ پر اپنا ایمان مضبوط کر سکیں۔
- اللہ تعالیٰ کو ایک رب جانتے اور مانتے ہوئے تمام معاملات میں اُسی سے رجوع کر سکیں۔
- شرک کی وعید سے آگاہ ہو کر اس سے دُور رہنے کی شعوری کوشش کر سکیں۔

توحید کے لغوی معنی ایک ماننا اور یکتا جاننا کے ہیں۔ شریعت کی اصطلاح میں اللہ تعالیٰ کو اس کی ذات و صفات اور جملہ اوصاف و کمالات میں یکتا اور بے مثل ماننا اور اس کے تقاضوں کے مطابق عمل کرنا توحید کہلاتا ہے۔ تمام کائنات اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہے اور اسی کے حکم کے مطابق چل رہی ہے۔ کائنات میں اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ وہ تمام عیبوں سے پاک اور تمام کمالات کا مالک ہے۔ وہ اکیلا ہی عبادت کے لائق ہے۔ وہ اپنی ذات و صفات اور افعال میں وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ ہے۔

اسلامی عقائد میں سب سے پہلے عقیدہ توحید ہے۔ حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر نبی کریم ﷺ تک اس دنیا میں جتنے انبیاء کرام علیہم السلام تشریف لائے، انھوں نے اللہ تعالیٰ کے واحد و یکتا ہونے کی تبلیغ کی۔ کوئی شخص عقیدہ توحید کے بغیر اور اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا اقرار کیے بغیر دائرہ اسلام میں داخل نہیں ہو سکتا۔

عقیدہ توحید کی اہمیت

قرآن مجید میں عقیدہ توحید پر بہت زور دیا گیا ہے۔ قرآن مجید کی ایک سورت کا نام الاخلاص اور التوحید ہے، جس میں اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کو بیان کیا گیا ہے۔ یہ سورت درج ذیل ہے:

قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ ۝ اللَّهُ الصَّمَدُ ۝ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ ۝ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ ۝ (سُورَةُ الْاٰخِلَاصِ 1 تا 4)

ترجمہ: (اے نبی خاتم النبیین ﷺ) آپ فرمادیجیے وہ اللہ ایک (ہی) ہے۔ اللہ بے نیاز ہے۔ نہ وہ کسی کا باپ ہے۔ اور نہ وہ کسی کا بیٹا ہے۔ اور نہ کوئی اُس کے برابر ہے۔

عقیدہ توحید کو تمام امور دین پر اہمیت اور اولیت حاصل ہے۔ عقیدہ توحید کے بغیر کوئی عبادت اور عمل قبول نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ کا بندوں پر اہم ترین حق اس کی وحدانیت پر ایمان رکھنا ہے۔ جو شخص عقیدہ توحید اختیار کر لیتا ہے، اللہ تعالیٰ اسے جہنم کی آگ سے نجات عطا فرمائیں گے۔ عقیدہ توحید کی تفصیل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کو ربوبیت، اُلُوہیت، اسما اور صفات میں اکیلا اور یکتا تسلیم کیا جائے۔

عقیدہ توحید کی اقسام

(1) توحید ربوبیت

توحید ربوبیت یہ ہے کہ انسان اس بات پر ایمان لائے کہ اللہ تعالیٰ ہی ہر چیز کا خالق و مالک اور رازق ہے۔ اس میں کوئی اور اس کا شریک نہیں ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

اللَّهُ الَّذِي خَلَقَكُمْ ثُمَّ رَزَقَكُمْ ثُمَّ يُمِيتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيكُمْ ۖ هَلْ مِنْ شَرِكٍ لَهُ ۚ

مَنْ يَفْعَلْ مِنْ ذَلِكَ شَيْءٌ سُبْحَنَهُ وَتَعَالَى عَمَّا يُشْرِكُونَ ۝ (سُورَةُ الزُّمَرِ: 40)

ترجمہ: اللہ ہی ہے جس نے تمہیں پیدا فرمایا پھر اس نے تمہیں رزق عطا فرمایا پھر وہ تمہیں موت دیتا ہے پھر وہی تمہیں زندہ فرمائے گا، کیا تمہارے شریکوں میں (بھی) کوئی ایسا ہے؟ جو ان میں سے کوئی (بھی) کام کر سکتا ہو، وہ (اللہ) پاک ہے اور بہت بلند ہے اس سے، جو وہ شریک ٹھہراتے ہیں۔

(2) توحید اُلُوہیت

توحید اُلُوہیت سے مراد یہ ہے کہ اس بات پر ایمان لایا جائے کہ صرف اللہ تعالیٰ ہی معبودِ برحق ہے اور اس کی عبادت میں کوئی اس کا شریک نہیں، یعنی اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کی عبادت کرنا قطعاً جائز نہیں اور پھر پوری زندگی اس کے احکام کے تحت گزارنا توحید اُلُوہیت ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے:

فَمَنْ كَانَ يَرْجُوا لِقَاءَ رَبِّهِ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهِ ۚ أَحَدًا ۝ (سُورَةُ الْكَهْفِ: 110)

ترجمہ: تو جو شخص اپنے رب سے ملاقات کی امید رکھتا ہو تو اسے چاہیے کہ نیک عمل کرے اور اپنے رب کی عبادت میں کسی کو شریک نہ کرے۔

(3) توحیدِ اسما و صفات

اللہ تعالیٰ کو اس کے اسما و صفات میں یکتا اور تنہا ماننا توحیدِ اسما و صفات ہے، یعنی اعتقاد رکھنا کہ جس طرح اللہ تعالیٰ اپنی ذات کے اعتبار سے واحد، اکیلا اور یکتا ہے، اسی طرح وہ اپنے اسما و صفات اور افعال میں بھی واحد اور یکتا ہے۔

شُرک اور اس کی اقسام

جو شخص عقیدہ توحید پر ایمان نہیں رکھتا، وہ شرک کا ارتکاب کرتا ہے۔ عقیدہ توحید کا انکار شرک ہے۔ شرک کا لفظی معنی حصہ دار اور ساجھی بٹھرا نا ہے۔ شریعت کی اصطلاح میں ربوبیت، ألوهیت اور اس کے اسما و صفات میں کسی کو اللہ تعالیٰ کا شریک اور حصہ دار بنانا شرک کہلاتا ہے۔

(1) ذات میں شرک

اس سے یہ مراد ہے کہ کسی کو اللہ تعالیٰ کا ہمسر اور برابر سمجھنا یا اللہ تعالیٰ کو کسی کی اولاد سمجھنا یا کسی کو اللہ تعالیٰ کی اولاد سمجھنا، یعنی اللہ تعالیٰ کی ذات کے سوا کسی اور کو ماننا یا کسی کو اللہ تعالیٰ کی بیٹی یا بیٹا ماننا، اللہ تعالیٰ کی ذات میں شرک کہلاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ (سُورَةُ الْاٰخِلَاصِ: 3)

ترجمہ: نہ وہ کسی کا باپ ہے اور نہ وہ کسی کا بیٹا ہے۔

(2) ألوهیت میں شرک

اللہ تعالیٰ کی ذات کے علاوہ کسی اور کو عبادت کے لائق سمجھنا یا اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی اور کو عبادت میں شریک کرنا ألوهیت میں شرک کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی عظمت کا تقاضا یہ ہے کہ صرف اسی کی عبادت کی جائے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا ہے:

اَلَا تَعْبُدُوْا اِلَّا اِيَّاهُ (سُورَةُ بَنِي اِسْرٰئِيْل: 23)

ترجمہ: کہ تم اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو۔

(3) صفات میں شرک

اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور کی ذات اور شخصیت میں اللہ تعالیٰ جیسی صفات ماننا اور اعتقاد رکھنا صفات میں شرک کہلاتا ہے، یعنی اللہ تعالیٰ جیسی صفات، اس جیسا علم اور قدرت کسی دوسرے کے لیے سمجھنا اللہ تعالیٰ کی صفات میں شرک ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ (سُورَةُ الشُّوْرٰی: 11)

ترجمہ: اس (اللہ) جیسی کوئی شے نہیں

تمام مخلوق اللہ تعالیٰ کی محتاج ہے اور اس میں جو صفات پائی جاتی ہیں، وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کردہ ہیں، جب کہ اللہ تعالیٰ

کی تمام صفات ذاتی ہیں، وہ کسی کی عطا کردہ نہیں ہیں۔

عقیدہ توحید کے اثرات

- جو شخص عقیدہ توحید کو اختیار کر کے اس پر عمل پیرا ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات اور اس کی عبادت میں کسی کو شریک ٹھہرانے سے بچ جاتا ہے، اس کی زندگی پر نہایت خوش گوار اثرات مرتب ہوتے ہیں۔
- عقیدہ توحید کو ماننے والا شخص غیر متند اور بہادر ہوتا ہے، کیوں کہ اسے یقین ہوتا ہے کہ تمام قوتوں کا مالک اللہ تعالیٰ ہے، وہ صرف اور صرف اسی کے سامنے جھکتا ہے اور صرف اسی سے ڈرتا ہے۔
- عقیدہ توحید پر ایمان رکھنے سے انسان میں عجز و انکسار پیدا ہوتا ہے۔ وہ سمجھتا ہے کہ اس کے پاس جو کچھ ہے وہ اللہ تعالیٰ کا عطا کردہ ہے، لہذا بندے کے لیے تکبر و غرور کی کوئی گنجائش نہیں۔
- عقیدہ توحید پر ایمان رکھنے والا شخص تنگ نظر نہیں ہوتا۔ اس کا اس بات پر ایمان ہوتا ہے کہ تمام کائنات کا خالق اور سب کو پالنے والا اللہ تعالیٰ ہے، اسی وجہ سے وہ ساری مخلوق کی بھلائی اور بہتری چاہتا ہے۔
- عقیدہ توحید انسان میں صبر و قناعت، بلند ہمتی اور توکل جیسی صفات پیدا کرتا ہے، جس کی وجہ سے انسان مشکل سے مشکل کام اور بڑی سے بڑی تکلیف سے پریشان نہیں ہوتا۔ عقیدہ توحید انسانوں کے درمیان مساوات اور برابری پیدا کرتا ہے اور ذات پات اور دیگر معاشرتی تقسیم سے آزاد کر دیتا ہے۔
- عقیدہ توحید پر ایمان رکھنے والا انسان پر امید ہوتا ہے اور وہ پرسکون اور اطمینان بخش زندگی گزارتا ہے۔

مشق

1- درست جواب کا انتخاب کریں:

- (i) توحید کا لغوی معنی ہے:

(الف) ایک ماننا	(ب) اطاعت کرنا	(ج) صفات ماننا	(د) برابری کرنا
-----------------	----------------	----------------	-----------------
- (ii) اللہ تعالیٰ کو ہر چیز کا خالق، مالک اور رازق ماننا کہلاتا ہے:

(الف) توحید ربوبیت	(ب) توحید الوہیت	(ج) توحید اسماء	(د) توحید صفات
--------------------	------------------	-----------------	----------------
- (iii) قرآن مجید کی کون سی سورت میں عقیدہ توحید بیان کیا گیا ہے؟

(الف) الْاٰنْکُوْثُرُ	(ب) الْاٰخْلَاصُ	(ج) الْفَلَقُ	(د) الْاِنْسَانُ
-----------------------	------------------	---------------	------------------
- (iv) شرک کا لغوی معنی ہے:

(الف) حصہ دار بنانا	(ب) ایک ماننا	(ج) مالک سمجھنا	(د) بھلائی کرنا
---------------------	---------------	-----------------	-----------------

(2) عقیدہ رسالت

حاصلاتِ تعلُّم

- اس سبق کو پڑھنے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ
- عقیدہ رسالت کے متعلق معلومات حاصل کر سکیں۔
- عقیدہ رسالت کے مفہوم، اہمیت اور ضرورت کو سمجھ سکیں۔
- انبیا کرام عَلَیْہِہِ السَّلَام اور نبی کریم ﷺ کی رسالت کی نمایاں خصوصیات اور عظمت کا فہم حاصل کر سکیں۔
- عقیدہ ختم نبوت کے متعلق آگاہی حاصل کر سکیں۔
- عقیدہ رسالت کی روح کو سمجھتے ہوئے عملی زندگی میں تمام انبیا کرام عَلَیْہِہِ السَّلَام کی عزت و تکریم کر سکیں۔
- نبی کریم ﷺ کی رسالت کی نمایاں خصوصیات، عظمت اور عقیدہ ختم نبوت کو ایمان کا لازمی حصہ سمجھ سکیں۔
- عقیدہ رسالت کی روشنی میں اپنے اعمال کا جائزہ لے سکیں اور اپنی زندگیوں میں عقیدہ ختم نبوت کے اثرات کو جان سکیں۔

رسالت کے لغوی معنی پیغام رسانی یا پیغام پہنچانا کے ہیں اور پیغام پہنچانے والے کو رسول کہتے ہیں۔ شریعت کی اصطلاح میں اللہ تعالیٰ کا کسی برگزیدہ اور منتخب کیے ہوئے بندے کو انسانوں تک اپنا پیغام پہنچانے کے لیے بھیجنا رسالت کہلاتا ہے، جس ہستی کو اللہ تعالیٰ اپنے پیغام کی تبلیغ کے لیے اپنی مخلوق کی طرف بھیجتا ہے، اسے رسول کہتے ہیں۔

ضرورت و اہمیت

اسلام کے عقائد میں توحید کے بعد عقیدہ رسالت کا درجہ ہے۔ انبیا کرام عَلَیْہِہِ السَّلَام، اللہ تعالیٰ اور اس کی مخلوق کے درمیان سفیر ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ابتدا ہی سے انسانوں کی ہدایت اور راہ نمائی کا انتظام فرمایا۔ یہ ہدایت اور راہ نمائی اللہ تعالیٰ کے انبیا کرام عَلَیْہِہِ السَّلَام کے ذریعے سے مہیا کی گئی۔ انبیا کرام عَلَیْہِہِ السَّلَام اپنے معاشرے کے پاک اور بے حد نیک انسان ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان پر وحی کے ذریعے سے اپنے احکام نازل فرماتا ہے۔ نبوت اور رسالت کا یہ سلسلہ حضرت آدم عَلَیْہِہِ السَّلَام سے شروع ہوا اور حضرت محمد رسول اللہ ﷺ پر آ کر ختم ہوا۔ تمام انبیا کرام عَلَیْہِہِ السَّلَام کی بعثت کا مقصد انسانوں کے اخلاق کی اصلاح اور انھیں اللہ تعالیٰ کی بندگی کے طریقے سکھانا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے جتنی اقوام پیدا فرمائیں، ان سب کے لیے نبی اور رسول مبعوث فرمائے، تاکہ وہ ان اقوام تک اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہدایت کا پیغام پہنچا سکیں اور راہ نمائی کر سکیں۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ بِالْحَقِّ بَشِيرًا وَنَذِيرًا وَإِنْ مِنْ أُمَّةٍ إِلَّا خَلَا فِيهَا نَذِيرٌ ﴿٢٤﴾ (سُورَةُ الْفَاطِر: 24)

ترجمہ: بے شک ہم نے آپ (ﷺ) کو حق کے ساتھ بھیجا ہے خوش خبری دینے والا اور ڈرانے والا (رسول) بنا کر اور کوئی اُمت ایسی نہیں ہوئی جس میں کوئی ڈرانے والا نہ گزرا ہو۔

انبیا کرام علیہم السلام کی صفات

اللہ تعالیٰ نے انبیا کرام علیہم السلام کو بہت سی خصوصیات عطا فرمائیں۔ ان کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے وحی کی صورت میں علم و حکمت سے نوازا جاتا ہے اور عام انسانوں میں ان کی کوئی مثال نہیں ملتی۔ نبی اور رسول اگرچہ انسان ہوتے ہیں، لیکن اپنے مرتبے اور عقل و فہم کے اعتبار سے تمام مخلوق سے بلند ترین مقام پر فائز ہوتے ہیں۔

انبیا کرام علیہم السلام معصوم ہوتے ہیں اور ان سے کوئی گناہ سرزد نہیں ہوتا۔ انبیا کرام علیہم السلام کی نبوت اور رسالت وہی ہوتی ہے، یعنی منصب نبوت کسی خاص عمل یا کوشش کے ذریعے سے حاصل نہیں کیا جاسکتا، یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے خاص انعام ہے جو اللہ تعالیٰ کے خاص فضل سے ملتا ہے۔

انبیا کرام علیہم السلام کی اطاعت واجب ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی اطاعت کے ساتھ اپنے رسولوں کی اطاعت کا بھی حکم دیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَلَا تُبْطِلُوا أَعْمَالَكُمْ ﴿٣٣﴾ (سُورَةُ مُحَمَّد: 33)

ترجمہ: اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو اور رسول (ﷺ) کی اطاعت کرو اور اپنے اعمال ضائع مت کرو۔

انبیا کرام علیہم السلام کے اس سلسلے میں نبی کریم ﷺ کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ اللہ تعالیٰ نے گزشتہ انبیا کرام علیہم السلام کو جو امتیازات الگ الگ عطا فرمائے تھے، وہ آپ ﷺ کو جمع کر دیے گئے ہیں۔ آپ ﷺ کے اہم ترین خصائص سے بھی نوازا گیا جو آپ سے پہلے کسی نبی کو حاصل نہیں ہوئے تھے۔ آپ ﷺ کے اہم ترین خصائص درج ذیل ہیں:

(1) نبی کریم ﷺ سے پہلے آنے والے انبیا کرام علیہم السلام کسی خاص قوم یا قبیلہ کی طرف مبعوث کیے گئے، لیکن آپ ﷺ کا امتیاز یہ ہے کہ آپ کو قیامت تک آنے والے تمام انسانوں کے لیے نبی بنا کر بھیجا گیا ہے۔

(2) آپ ﷺ کو یہ امتیاز اور خصوصیت عطا کی گئی کہ آپ ﷺ کی بعثت سے تمام انبیا کرام علیہم السلام کی شریعتیں منسوخ ہو گئیں۔ اب صرف شریعت محمدی ہی واجب الاطاعت ہے۔

(3) آپ ﷺ پر اللہ تعالیٰ کے دین کی تکمیل کر دی گئی۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ: آج کے دن میں نے تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمہارے لیے اسلام بطور دین پسند کر لیا۔
(سُورَةُ الْمَائِدَةِ: 3)

(4) سابقہ انبیاء کرام عَلَیْہِہِ السَّلَام پر جو کتابیں اور صحائف نازل ہوئے اب ان کی تعلیمات بالکل مٹ چکی ہیں یا اپنی اصلی حالت میں موجود نہیں ہیں، لیکن نبی کریم ﷺ پر نازل ہونے والی کتاب قرآن مجید آج بھی اپنی اصلی شکل میں موجود ہے۔

ختم نبوت

قرآن کریم کی حفاظت اس لیے بھی ضروری تھی کہ اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ پر نبوت اور رسالت کے اس سلسلے کو ختم فرمادیا۔ اب قیامت تک کوئی اور نبی یا رسول نہیں آئے گا، لہذا اب قیامت تک قرآن کریم اور سنت نبوی کی پیروی کرنا ہی لازم اور ضروری ہے۔ ختم نبوت کا مفہوم یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ خاتم النبیین ﷺ اللہ تعالیٰ کے آخری نبی اور رسول ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ وَلَكِن رَّاسُوكَ اللَّهُ وَخَاتَمُ النَّبِيِّينَ (سُورَةُ الْخُرُوبِ: 40)

ترجمہ: نہیں ہیں (حضرت) محمد (ﷺ) خاتم النبیین ﷺ تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ لیکن وہ اللہ کے رسول اور خاتم النبیین ﷺ ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے متعدد احادیث مبارکہ میں اپنے خاتم النبیین ﷺ ہونے کا اعلان فرمایا اور امت کو یہ بتایا کہ اب میرے بعد کوئی اور نبی نہیں آئے گا۔ آپ ﷺ کا فرمان ہے:

”میں آخری نبی ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا۔“ (جامع ترمذی: 2219)

آیات و احادیث کی روشنی میں صحابہ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ اور ان کے بعد امت مسلمہ کا اس بات پر اجماع ہے کہ اب قیامت تک حضور اکرم (ﷺ) خاتم النبیین ﷺ کے بعد کوئی نبی یا رسول نہیں آسکتا۔ ختم نبوت پر ایمان لائے بغیر کوئی شخص مسلمان نہیں ہو سکتا، اسی لیے حضرت ابوبکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے دور میں جن لوگوں نے نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا تھا، آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے نبوت کے ان جھوٹے دعوے داروں کے خلاف جہاد کیا۔

مشق

1- درست جواب کا انتخاب کریں:

(i) رسالت کا لغوی معنی ہے:

- | | |
|---------------------|------------------------|
| (الف) پیغام پہنچانا | (ب) پیروی کرنا |
| (ج) مشہور کرنا | (د) سیدھا راستہ دکھانا |

(ii) توحید کے بعد اہم ترین عقیدہ ہے:

- | | |
|-------------|---------------------|
| (الف) رسالت | (ب) تقدیر |
| (ج) آخرت | (د) ایمان بالملائکۃ |

(iii) جس پیغمبر پر دین کی تکمیل ہوئی، وہ ہیں:

- (الف) حضرت نوح علیہ السلام
(ب) حضرت موسیٰ علیہ السلام
(ج) حضرت عیسیٰ علیہ السلام
(د) حضرت محمد مصطفیٰ خاتم النبیین ﷺ
- (iv) تمام انبیا کرام علیہم السلام میں امتیازات کے اعتبار سے فائق اور افضل ہستی ہیں:

- (الف) حضرت موسیٰ علیہ السلام
(ب) حضرت عیسیٰ علیہ السلام
(ج) حضرت ابراہیم علیہ السلام
(د) حضرت محمد مصطفیٰ خاتم النبیین ﷺ
- (v) رسول اللہ ﷺ کی وہ خصوصیت جو صرف آپ ہی کی انفرادیت ہے:
- (الف) صاحب کتاب
(ب) معصومیت
(ج) آخری نبی ہونا
(د) واجب الاطاعت

2- مختصر جواب دیں:

- (i) رسالت کا معنی و مفہوم بیان کریں۔
(ii) رسالت کی ضرورت و اہمیت کو واضح کریں۔
(iii) ختم نبوت کے بارے میں قرآن مجید کی ایک آیت کا ترجمہ تحریر کریں۔
(iv) نبی کریم ﷺ کی رسالت کی کوئی سی و خصوصیات تحریر کریں۔
(v) عقیدہ ختم نبوت کے بارے میں ایک حدیث مبارک کا ترجمہ لکھیں۔

3- تفصیلی جواب دیں:

- (i) رسالت کی خصوصیات تحریر کریں۔
(ii) عقیدہ ختم نبوت پر روشنی ڈالیں۔

سرگرمیاں برائے طلبہ

اساتذہ اور والدین کی راہ نمائی میں ختم نبوت پر مواد اکٹھا کریں۔

برائے اساتذہ کرام

عقیدہ رسالت کے متعلق آیات قرآنیہ پر مشتمل چارٹ بنوا کر کراجماعت میں آویزاں کریں۔ طلبہ کو عقیدہ رسالت کے عملی تقاضوں سے آگاہ کریں۔

(3) ملائکہ، آسمانی کتب اور آخرت پر ایمان

حاصلاتِ تعلُّم

- اس سبق کو پڑھنے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ
- قرآن و سنت کی روشنی میں بنیادی عقائد (ملائکہ، آسمانی کتب، اور آخرت) کے بارے میں جان سکیں۔
- بنیادی عقائد (ملائکہ، آسمانی کتب اور آخرت) پر ایمان کی ضرورت و اہمیت کو جان سکیں۔
- ان عقائد پر ایمان لانے کی روح کو سمجھتے ہوئے روزمرہ معاملات میں اپنے قول و فعل میں تضاد ختم کر کے ان کی اصلاح کر سکیں۔
- مذکورہ عقائد کے عملی زندگی پر اثرات کا جائزہ لے سکیں۔
- مذکورہ عقائد کو مضبوط بنانے کی غرض سے قرآن و سنت کے مطالعے کا رجحان پیدا کر سکیں۔
- عقیدہ آخرت کی روح کو سمجھتے ہوئے ذاتی اصلاح کی عملی کوشش کر سکیں۔

ملائکہ پر ایمان

ملائکہ ”مَلَکٌ“ کی جمع ہے جس کا معنی ”فرشتہ“ ہے۔ فرشتے اللہ تعالیٰ کی نوری مخلوق ہیں۔ فرشتوں کی اصل تعداد کا علم صرف اللہ تعالیٰ کو ہے۔ جس طرح اللہ تعالیٰ کی ذات، اُس کے رسولوں، آسمانی کتابوں، آخرت کے دن اور تقدیر پر ایمان رکھنا ضروری ہے۔ اسی طرح فرشتوں پر ایمان رکھنا بھی ضروری ہے۔ فرشتے اللہ تعالیٰ کے ہر حکم کی پابندی کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿لَا يَعْصُونَ اللَّهَ مَا أَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُونَ مَا يُؤْمَرُونَ﴾ (سُورَةُ النِّحْرِيمِ: 6)

ترجمہ: وہ نافرمانی نہیں کرتے اللہ کی جس کا وہ انھیں حکم دیتا ہے اور وہی کرتے ہیں جس کا انھیں حکم دیا جاتا ہے۔

فرشتوں پر ایمان لانے سے انسانی زندگی پر بہت گہرا اثر مرتب ہوتا ہے۔ فرشتوں پر ایمان لانے سے انسان یہ یقین کر لیتا ہے کہ فرشتے اس کے تمام اعمال کو محفوظ کر رہے ہیں اور ایک دن انسان نے اللہ تعالیٰ کے سامنے ان اعمال کا جواب دینا ہے، چنانچہ انسان نیک اعمال شروع کر دیتا ہے۔

اسی طرح فرشتوں پر ایمان لانے سے انسان میں عزت نفس کا احساس پیدا ہوتا ہے، کیوں کہ اللہ تعالیٰ نے فرشتوں سے حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ کروایا تھا۔

قرآن مجید کے مطابق فرشتے اللہ تعالیٰ کی نصرت اور مدد لے کر نازل ہوتے ہیں، لہذا فرشتوں پر ایمان لانے سے انسان مایوسی کا شکار نہیں ہوتا، کیوں کہ اس کو یقین ہوتا ہے کہ مشکلات کے وقت فرشتے اللہ تعالیٰ کے حکم سے نصرت اور مدد لے کر نازل ہوں گے۔

آسمانی کتب پر ایمان

آسمانی کتب پر ایمان رکھنا بنیادی عقیدہ ہے۔ آسمانی کتب سے مراد وہ کتابیں ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی ہدایت کے لیے

اپنے رسولوں پر نازل فرمایا۔ یہ کتابیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہدایت اور راہ نمائی کا ذریعہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آسمانی کتابوں پر ایمان لانے کا حکم دیا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے کئی انبیاء کرام علیہم السلام پر آسمانی صحیفے اور کتابیں نازل فرمائیں، جن میں سے چار کتابیں زیادہ مشہور ہیں:

- ✽ تورات، حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی ✽ زبور، حضرت داؤد علیہ السلام پر نازل ہوئی
- ✽ انجیل، حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی ✽ قرآن مجید، حضرت محمد مصطفیٰ خاتم النبیین علیہ السلام پر نازل ہوا۔
- ✽ ان تمام کتابوں میں دین کی بنیادی تعلیمات جیسے توحید، رسالت، آخرت پر ایمان اور اعمال کی جزا و سزا وغیرہ مشترک ہیں، البتہ شریعت کے قوانین ہر کتاب میں الگ ہیں۔
- ✽ قرآن مجید نے پہلی تمام کتابوں کے احکام کو منسوخ کر دیا۔ اب ان کتابوں کے احکام پر عمل کرنا ضروری نہیں، بلکہ صرف قرآن مجید کے احکام و قوانین پر عمل کرنا ہی لازمی اور ضروری ہے۔

آخرت پر ایمان

- ✽ عقیدہ آخرت پر ایمان لانے کا مطلب یہ ہے کہ دنیا کی زندگی کے بعد بھی ایک زندگی ہے، جو موت کے بعد شروع ہوگی۔ یہ ہمیشہ کی زندگی ہے جو کبھی ختم نہ ہوگی۔ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ تمام انسانوں سے ان کے اعمال کا حساب لے گا۔ نیکو کاروں کو جنت میں بھیج دیا جائے گا اور برے لوگوں کا ٹھکانہ جہنم ہوگا۔ قرآن مجید میں بار بار عقیدہ آخرت پر ایمان لانے کی تاکید کی گئی ہے۔
- ✽ عقیدہ آخرت پر یقین انسانوں کو درس دیتا ہے کہ یہ دنیا عارضی اور ختم ہونے والی ہے۔ ایک دن ایسا آئے گا کہ ساری کائنات فنا ہو جائے گی، لہذا انسان اس دنیا میں جو اعمال کرے گا، ان اعمال کا پورا بدلہ انسان کو آخرت میں مل جائے گا۔
- ✽ عقیدہ آخرت پر ایمان زندگی میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ عقیدہ آخرت پر ایمان جتنا گہرا اور مضبوط ہوگا، انسان کا کردار اور اخلاق اتنا ہی اچھا ہوگا، کیوں کہ اسے یقین ہوگا کہ میں نے اپنے اعمال کا حساب دینا ہے۔
- ✽ عقیدہ آخرت پر ایمان رکھنے والا شخص ذمہ دار اور حقوق ادا کرنے والا بن جاتا ہے۔ اس میں ایثار و قربانی جیسی صفات پیدا ہو جاتی ہیں اور اس کے اخلاق و کردار کی درستی ہو جاتی ہے۔

مشق

1۔ درست جواب کا انتخاب کریں:

(i) مَلِكْ کا معنی ہے:

- (الف) فرشتہ (ب) انسان (ج) جن (د) بادشاہ

(ii) اللہ تعالیٰ کے حکم سے فرشتوں نے سجدہ کیا:

- (الف) حضرت آدم علیہ السلام کو (ب) حضرت نوح علیہ السلام کو (ج) حضرت موسیٰ علیہ السلام کو (د) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو

(iii) فرشتوں کے ہر وقت انسانی اعمال کو لکھنے سے انسان کے اندر جذبہ پیدا ہوتا ہے:

(الف) احساس ذمہ داری کا (ب) صبر و تحمل کا (ج) عفو و درگزر کا (د) استقامت کا

(iv) تمام آسمانی کتابوں کے احکام منسوخ کرنے والی کتاب ہے:

(الف) قرآن مجید (ب) تورات (ج) زبور (د) انجیل

(v) آخرت سے مراد ہے:

(الف) موت کے بعد کی زندگی (ب) ختم ہونے والی زندگی (ج) دنیاوی زندگی (د) لمبی زندگی

2- مختصر جواب دیں:

(i) فرشتوں پر ایمان لانے کی اہمیت بیان کریں۔

(ii) فرشتوں پر ایمان کے دو اثرات تحریر کریں۔

(iii) چار مشہور آسمانی کتابوں کے نام لکھیں۔

(iv) فرشتوں کی سب سے بڑی خوبی کیا ہے؟

(v) آخرت کا معنی و مفہوم بیان کریں۔

3- تفصیلی جواب دیں:

(i) آسمانی کتب اور فرشتوں پر ایمان لانا کیوں ضروری ہے؟ وضاحت کریں۔

(ii) عقیدہ آخرت کی اہمیت اور انسانی زندگی پر اس کے اثرات تحریر کریں۔

سرگرمیاں برائے طلبہ

✽ جماعت کو چار گروہوں میں تقسیم کیا جائے اور ان میں شامل نصاب بنیادی عقائد سے متعلق مستند ذرائع (قرآن و حدیث) سے اکٹھے کیے گئے معاون مواد کو تقسیم کیا جائے۔ طلبہ دیے گئے مواد کا مطالعہ کریں اور اہم نکات کی فہرست تیار کر کے جماعت کے سامنے پیش کریں۔

برائے اساتذہ کرام

✽ سبق میں مذکور عقائد کے بارے طلبہ کو سکول لائبریری سے کتب کا مطالعہ کروائیں۔

✽ مختلف فرشتوں کی ذمہ داریوں کے بارے میں طلبہ کو تفصیل سے آگاہ کریں۔